بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی-۳۸

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)

۳۸- اردو بازار لاہور

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

جلد دوم

آلِ عمران ۔ النساء

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی۔ ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور۔۲

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

تصحیح : مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی

مطبع : رومی پبلی کیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور

الطبع الاوّل : شوال 1420ھ / فروری 2000ء

الطبع الثامن : محرم 1430ھ / جنوری 2009ء

Farid Book Stall

Phone No:092-42-7312173-7123435

Fax No.092-42-7224899

Email:info@faridbookstall.com

Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵

فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹

ای میل : info@faridbookstall.com

ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

کیونکہ عبادت میں امام کی مخصوص جگہ نصاریٰ کی عبادت کے مشابہ ہے' اور وہ یہاں ثابت نہیں ہے کہ حضرت زکریا اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جبکہ یہاں صلوٰۃ بمعنی دعا کا بھی احتمال ہے' تیسرا جواب یہ ہے کہ یہاں محراب کا معنی ہے عبادت کا حجرہ' اور امام ابو حنیفہ نے اس معروف محراب میں کھڑے ہونے کو مکروہ کہا ہے جو مسجد کے وسط میں ایک مخصوص شکل سے بنائی جاتی ہے اور چوتھا جواب یہ ہے کہ یہ شریعت سابقہ ہے ہم پر حجت نہیں ہے ہماری دلیل یہ ہے کہ بکثرت احادیث میں نبی ﷺ نے عبادات میں یہود و نصاریٰ کی تشبیہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی سوانح

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی متوفی ۷۷۴ھ لکھتے ہیں :

حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی اور فرشتوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بشارت دی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اے زکریا! ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے۔ ہم نے اس سے پہلے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا○ زکریا نے کہا : اے میرے رب میرا لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی وجہ سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا ہوں○ فرمایا یوں ہی ہوگا' آپ کے رب نے فرمایا وہ میرے لئے آسان ہے اور اس سے پہلے میں تم کو پیدا کر چکا ہوں جب تم کچھ بھی نہ تھے○ زکریا نے کہا اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر کردے فرمایا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم تین رات (دن) لوگوں سے بات نہ کرسکو گے حالانکہ تم تندرست ہوگے○ تو وہ اپنے (ماننے والوں) لوگوں کے سامنے عبادت کے حجرہ سے باہر نکلے سو ان کی طرف اشارہ کیا کہ صبح اور شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو○

(مریم : ۱۱-۷)

پھر حضرت یحییٰ کے پیدا ہونے کے بعد ان کی طرف یہ وحی کی :

یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَیْنٰهُ الْحُکْمَ صَبِیًّا ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَکٰوةً ؕ وَکَانَ تَقِیًّا ۙ وَّبَرًّا بِوَالِدَیْهِ وَلَمْ یَکُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ○ وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ○ (مریم : ۱۵-۱۲)

اے یحییٰ! پوری قوت سے کتاب پکڑ لو اور ہم نے انہیں بچپن میں ہی نبوت دی○ اور اپنے پاس سے نرم دلی اور پاکیزگی عطا فرمائی اور وہ نہایت متقی تھے○ اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سرکش اور نافرمانی کرنے والے نہ تھے○ اور ان پر سلام ہو ان کی پیدائش کے دن ان کی وفات کے دن اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے○

ان تین اوقات میں سلام کا ذکر فرمایا ہے کیونکہ ابن آدم پر یہ تین اوقات بہت سخت ہوتے ہیں ان اوقات میں وہ ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہوتا ہے حضرت عیسیٰ نے فرمایا تھا :

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا (مریم : ۳۳)

اور مجھ پر سلام ہو میری ولادت کے دن اور میری وفات کے دن اور جس دن میں اٹھایا جاؤں گا

قتادہ نے حسن سے روایت کیا ہے کہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی ملاقات ہوئی حضرت عیسیٰ نے حضرت یحییٰ سے فرمایا: آپ مجھ سے بہتر ہیں آپ میرے لئے استغفار کریں' حضرت یحییٰ نے کہا آپ مجھ سے بہتر ہیں آپ میرے لئے استغفار کریں۔ حضرت عیسیٰ نے کہا آپ مجھ سے بہتر ہیں کیونکہ میں نے اپنے اوپر خود سلام بھیجا ہے اور آپ پر

اللہ نے سلام بھیجا ہے' تو حضرت یحییٰ نے جان لیا اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ہی فضیلت دی ہے۔ امام احمد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ابن آدم نے خطا کی ہے یا خطا کا ارادہ کیا ہے ماسوا یحییٰ بن زکریا کے' اور کسی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کہے کہ میں یونس بن متی سے زیادہ افضل ہوں۔ اس حدیث کو امام ابن خزیمہ اور امام دار قطنی نے بھی روایت کیا ہے۔ ابن وہب نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ صحابہ کے پاس آئے تو وہ انبیاء علیہم السلام کی فضیلت کا ذکر کر رہے تھے' کسی نے کہا موسیٰ کلیم اللہ ہیں۔ کسی نے کہا عیسیٰ روح اللہ ہیں' کسی نے کہا ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا شہید کہاں ہے؟ شہید کہاں ہے؟ جو اون کے کپڑے پہنتے تھے اور درخت کے پتے کھاتے تھے اور گناہوں سے ڈرتے تھے' اور حافظ ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ قیامت کے دن یحییٰ بن زکریا کے سوا ہر شخص اللہ تعالیٰ سے کسی نہ کسی (نوع کے) گناہ کے ساتھ ملاقات کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سید اور حصور فرمایا ہے پھر انہوں نے زمین سے کوئی چیز اٹھا کر کہا ان کے پاس بس اتنی چیز تھی پھر ان کو ذبح کر دیا گیا۔

امام احمد اپنی سند کے ساتھ حضرت حارث اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے اور بنو اسرائیل کو ان کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ قریب تھا کہ حضرت یحییٰ اس میں تاخیر کرتے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ نے ان سے کہا آپ کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے اور بنو اسرائیل کو ان کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا تھا یا آپ انہیں تبلیغ کریں یا پھر میں تبلیغ کرتا ہوں۔ حضرت یحییٰ نے کہا اے بھائی! مجھے ڈر ہے کہ اگر تم نے مجھ سے پہلے ان کلمات کی تبلیغ کر دی تو مجھے عذاب ہو گا یا مجھ کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر حضرت یحییٰ نے بیت المقدس میں بنو اسرائیل کو جمع کیا اور کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو بھی ان پانچ چیزوں کی تعلیم دوں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے خالص مال سے سونے یا چاندی کے بدلہ ایک غلام خریدے اور وہ غلام اپنے مالک کے سوا کسی اور کی خدمت کرے اور مالک کی آمدنی کسی اور شخص تک پہنچائے۔ تم میں سے کون شخص پسند کرے گا کہ اس کا غلام ایسا ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور تم کو رزق دیا تو تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو بالکل شریک نہ کرو۔ جب تک بندہ اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے اللہ بھی اس کی طرف متوجہ رہتا ہے اس لئے جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر توجہ نہ کرو' اور اللہ نے تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیا اس کی مثال یہ ہے کہ ایک آدمی کے پاس لوگوں کی ایک جماعت میں مشک کی تھیلی ہو جس سے سب لوگوں کو مشک کی خوشبو آ رہی ہو' اور بے شک روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور اللہ نے تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کو اس کے دشمنوں نے قید کر لیا اور اس کی گردن کے ساتھ اس کے ہاتھ باندھ دیئے پھر وہ اس کی گردن اڑانے کے لئے آئے تو اس نے کہا تمہاری کیا رائے ہے میں تمہیں اپنی جان کا فدیہ دے دوں! پھر وہ اپنا تھوڑا اور زیادہ مال انہیں دے کر اپنی جان چھڑا لیتا ہے' اور میں تم کو اللہ کا بہ کثرت ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے اس کا دشمن دوڑ رہا ہو تو وہ ایک مضبوط قلعے میں آ کر قلعہ بند ہو جائے اور جب کوئی شخص اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو وہ ایک مضبوط قلعہ میں شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ حضرت حارث اشعری نے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور

تجھے روا نہیں ○ پس ہیرودیاس اس سے دشمنی رکھتی اور چاہتی تھی کہ اسے قتل کرائے مگر نہ ہو سکا ○ کیونکہ ہیرودیس یوحنا کو راستباز اور مقدس آدمی جان کر اس سے ڈرتا اور اسے بچائے رکھتا تھا اور اس کی باتیں سن کر بہت حیران ہو جاتا تھا مگر سنتا خوشی سے تھا ○ اور موقع کے دن جب ہیرودیس نے اپنے امیروں اور فوجی سرداروں اور گلیل کے رئیسوں کی ضیافت کی ○ اور اسی ہیرودیاس کی بیٹی اندر آئی اور ناچ کر ہیرودیس اور اس کے مہمانوں کو خوش کیا تو بادشاہ نے اس لڑکی سے کہا جو چاہے مجھ سے مانگ میں تجھے دوں گا ○ اور اس سے قسم کھائی کہ جو تو مجھ سے مانگے گی اپنی آدھی سلطنت تک تجھے دوں گا ○ اور اس نے باہر جا کر اپنی ماں سے کہا کہ میں کیا مانگوں؟ اس نے کہا یوحنا بپتسمہ دینے والے کا سر ○ وہ فی الفور بادشاہ کے پاس جلدی سے اندر آئی اور اس سے عرض کی کہ میں چاہتی ہوں کہ تو یوحنا بپتسمہ دینے والے کا سر ایک تھال میں ابھی مجھے منگوا دے ○ بادشاہ بہت غمگین ہوا مگر اپنی قسموں اور مہمانوں کے سبب اس سے انکار نہ کرنا چاہا ○ پس بادشاہ نے فی الفور ایک سپاہی کو حکم دے کر بھیجا کہ اس کا سر لائے۔ اس نے قید خانہ میں جا کر اس کا سر کاٹا ○ اور ایک تھال میں لا کر لڑکی کو دیا اور لڑکی نے اپنی ماں کو دیا ○ پھر اس کے شاگرد سن کر آئے اور اس کی لاش اٹھا کر قبر میں رکھی ○

(مرقس: باب: ۶، آیت ۲۹۔۱۸، نیا عہد نامہ ص ۴۰۔۳۹، مطبوعہ بائبل سوسائٹی لاہور)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : بے شک اللہ آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو (عیسیٰ) کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہوں گے۔ سردار اور عورتوں سے بہت بچنے والے ہوں گے اور نبی ہوں گے اور ہمارے نیک بندوں میں سے ہوں گے۔
(آل عمران : ۳۹)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کرنا

یحییٰ کے معنی ہیں زندہ ہوتا ہے یا زندہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام یحییٰ رکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان کے ساتھ زندہ رکھا۔ یا وہ کلمہ حق کہنے کی پاداش میں قتل کئے جانے کے بعد ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے۔ امام ابو جعفر طبری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں :

مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت زکریا کی بیوی نے حضرت مریم سے کہا میں محسوس کرتی ہوں کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ تمہارے پیٹ کے بچہ کے لئے حرکت کرتا ہے' پھر حضرت زکریا کی بیوی کے ہاں حضرت یحییٰ پیدا ہوئے اور حضرت مریم کے ہاں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اور حضرت یحییٰ حضرت عیسیٰ کے مصدق تھے اس لئے اس آیت میں فرمایا ہے جو کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ خالہ زاد بھائی تھے اور حضرت یحییٰ کی والدہ حضرت مریم سے کہتی تھیں کہ میں محسوس کرتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے وہ اس کو سجدہ کرتا ہے جو تمہارے پیٹ میں ہے۔ حضرت یحییٰ نے اپنی ماں کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ کو سجدہ کر کے ان کی تصدیق کی وہ سب سے پہلے حضرت عیسیٰ کی تصدیق کرنے والے تھے' حضرت یحییٰ حضرت عیسیٰ سے عمر میں بڑے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ کو سید فرمایا ہے اس کا معنی ہے وہ علم اور عبادت میں سردار تھے۔ قتادہ نے کہا وہ علم، حلم اور تقویٰ میں سردار تھے۔ مجاہد نے کہا سید کا معنی ہے جو اللہ کے نزدیک کریم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ کو حصور بھی فرمایا ہے' حصور کا معنی ہے جو عورتوں سے خواہش پوری نہ کرتا ہو۔ حضرت ابن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن یحییٰ بن زکریا کے سوا ہر آدمی کا کوئی نہ کوئی گناہ ہو گا۔ الحدیث۔

(جامع البیان ج ۳ ص ۴۳ '۱۷۲' ۱۷۲ مطبوعہ بیروت)

حضرت یحییٰ کا عورتوں کی خواہش پوری نہ کرنا اپنی پاکبازی کی وجہ سے تھا کسی عجز کی وجہ سے نہ تھا' انبیاء کرام ہر قسم کے عیب سے منزہ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (زکریا نے) کہا اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کس طرح ہو گا حالانکہ مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے فرمایا اسی طرح (ہوتا ہے) اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○

حضرت یحییٰ کی ولادت کو حضرت زکریا کے مستبعد سمجھنے کی توجیہہ

اس آیت پر یہ سوال ہوتا ہے کہ حضرت زکریا نے اپنے ہاں بیٹے کو کیوں اس قدر مستبعد سمجھا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک نہیں تھا بلکہ وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ آیا اللہ تعالیٰ ان کے بڑھاپے کو زائل کر کے ان کو جوانی عطا فرمائے گا اور ان کی بیوی کے بانجھ پن کو دور فرمائے گا پھر بیٹا ہو گا یا ان کی اسی حالت کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کو بیٹا عطا فرمائے گا' دوسرا جواب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی نعمت سے مایوس ہو پھر اچانک اس کو اس نعمت کے ملنے کی خوشخبری مل جائے تو وہ خوشی سے از خود رفتہ ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے یہ کس طرح ہو گا؟ تیسرا جواب یہ ہے کہ انسان کو جب غیر متوقع طور پر کسی نعمت کے ملنے کی خوشخبری ملتی ہے تو وہ اس کے متعلق بار بار سوال کرتا ہے تاکہ جواب میں پھر اس نعمت کے دیئے جانے کی خوش خبری دی جائے اور اس خبر کی تاکید اور تقریر ہو اور اسے سن کر اسے مزید اطمینان اور شرح صدر حاصل ہو' چوتھا جواب یہ ہے کہ ان کے دعا کرنے کے ساٹھ سال بعد یہ بشارت دی گئی حتیٰ کہ بشارت کے وقت وہ اپنی دعا کو بھول چکے تھے' پھر جب انہوں نے سخت بڑھاپے کی حالت میں یہ خوش خبری سنی تو فطری طور پر انہوں نے یہ سوال کیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (زکریا نے) کہا اے میرے رب! میرے لئے کوئی علامت مقرر کر دیجئے فرمایا تمہاری علامت یہ ہے کہ تم تین دن تک اشاروں کے سوا لوگوں سے کوئی بات نہ کر سکو گے اور اپنے رب کا ذکر اور اسکی پاکیزگی شام کو اور صبح کے وقت بیان کرو۔

تین دن کے لئے حضرت زکریا کی زبان بند کرنے کے فوائد اور حکمتیں

حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹے کی ولادت کی خوش خبری اور اپنی دعا کی قبولیت سے غیر معمولی خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اس قدر انعام اور اکرام فرمایا اس لئے انہوں نے یہ چاہا کہ اس کی کوئی علامت مقرر کر دی جائے جو استقرار حمل پر دلالت کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ علامت مقرر کر دی کہ تم تین دن تک اشاروں کے سوا لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے۔ اس آیت میں تین دنوں کا ذکر ہے اور سورہ مریم میں تین راتوں کا ذکر ہے اور ان دونوں آیتوں سے یہ معلوم ہوا کہ یہ علامت تین دن اور تین راتیں حاصل رہی تھی۔ اس علامت کا بیان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان کو تین دن اور تین راتوں تک لوگوں سے بات کرنے سے روک دیا تھا اس کا ایک فائدہ یہ تھا کہ ان کی زبان کا بند ہو جانا استقرار نطفہ کی علامت بن گیا۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ دنیاوی امور میں باتیں کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان کو بند کر دیا اور تسبیح' تہلیل اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے پر ان کی زبان کو قدرت دے دی۔ اس طرح یہ ایک چیز استقرار حمل کی علامت بھی بن گئی اور اس نعمت پر